

# حضرت مجدد الف ثانی

اور

## مسلك اہل سنت و جماعت



ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی بیورو پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مجدد اعظم

حضرت مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب  
اشیخ احمد شافعی قادری  
مدظلہ العالی

ادارہ مظہر اسلام، لاہور  
اسلامی جمہوریہ پاکستان

## حضرت مجدد الف ثانی کا نظریہ توحید

مجلد  
پیشوا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی  
تیسرا جلد  
لاہور، پاکستان

ادارہ مظہر اسلام، لاہور  
اسلامی جمہوریہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حضرت مجدد الف ثانی اور مسلك اہل سنت و جماعت

ترجمہ  
پیشوا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی  
پیشوا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

ادارہ مظہر اسلام، لاہور  
اسلامی جمہوریہ پاکستان

شیخ الاسلام مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ  
شاہی امام و خطیب جامع مسجد فتحپوری۔ دہلی

محمد عمر سعادت لوح و قلم حضرت مسعود ملت پردیس و اکبر محمد مسعود احمد دہلی

نام کتاب ..... حضرت مجدد الف ثانی اور مسک اہل سنت و جماعت  
مصنف ..... حضرت آغا پرہیز علی شاہ دہلی سربراہی مجددی  
صفحات ..... 14  
تعداد ..... (1100) گیارہ سو  
پرولف ریٹنگ ..... قدرت اللہ بیگ (میر پرغیاں سلوٹ)  
اشاعت و باراد ..... صفر المظفر 1432ھ / جنوری 2011ء  
مطبع ..... شرکت پرشنگ پریس لاہور  
محرر ..... امانت علی محمد معانی لاہور و مظہر اسلام  
نوٹ ..... دہلی مطراٹ۔ 55 روپے کے ذاک نکتہ ارسال فرما کر  
عالم کریں۔

ادارہ مظہر اسلام

3/64 نئی آبادی، نجی پتہ لاہور۔ 54840

آج کل کے لوگوں کے لئے دوسرے جہادوں کے علاوہ اللہ کے حضور ان کو طراحت  
حقیت پیش کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ زکوٰۃ میں کبھی اپنے محسولوں کے احسانات  
کو فراموش نہیں کرتیں۔ بلکہ غلہ گزاری کے ساتھ انھیں یاد رکھتی ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی  
کی روح پر فطرت علیا ہماری ان حقیر کاوشوں سے خوش ہوگی۔ علاوہ ان میں ہمیں ان کی نور  
سلسلہ مایہ نشین یہ مجددیہ کے بزرگان کرام کی دعائیں اور روحانی امداد ضرور حاصل ہو  
گی۔ اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو جنتی زبیر و محبت و الفت مسک اہل سنت و  
جماعت سے تھی۔ اس سے عقیدہ سے حقانیت ہمیں آجناپ علیہ الرحمہ کی نعم فطوری حاصل ہو  
گی۔ آمین باری تعالیٰ!!



ہر مذہب کا ایک مرکزی دائرہ ہوتا ہے اور مذہب کو اسی کے گرد گھومتا چاہیے۔ اگر کوئی مذہب اپنے اس مرکزی دائرے اور محور سے ٹھس جاتا ہے تو کسی اور محور یا مرکز میں گھومنا شروع کر دیتا ہے۔ اس عمل سے اس کے عقائد و عقیمات میں بنیادی فرق پیدا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اس مذہب کی اصل صورت ہی گم ہو کر رہ جاتی ہے۔ تمام مذاہب کے ساتھ یہی وجہ ہوا۔ مگر اسلام پاک ایسا واحد مذہب ہے کہ جس میں تجدید (Revival) کا آپ بزمِ راست نکلام ہو جاتا ہے۔ اور یہی تجدید (Revival) کا کام اس کو اپنے مرکزی دائرے سے ٹھس نہیں دیتا۔ اس کے (اسلام سے) اپنے مدار (محور) میں رہنے کے لیے ہمیشہ مسکین و فقیر، یتیم و یتیم، غلام و غلامہ کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے۔ شاید اسی لیے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ "غُلَامَاءُ مِثْلِي كَالْجِبَالِ لَا يَمُوتُونَ" (میرے جیسے بچے پہاڑ کی مانند ہیں۔ اسی طرح آپ پروردگار کا ارشاد گرامی ہے: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَخْلُقُ لِيُحْيِيهِ الْوَلَدَ عَنَى وَامْرَأَةٍ مِثْلِي بِغُلَامٍ مِثْلِي يَحْيِيهِ دَلِيلًا دَلِيلًا" (خبردار! اللہ تعالیٰ اس امت کی اولاد کے لیے ہمیشہ بچے کے سرے پر نجد (ایسے بندے) بھیجتا رہے گا، جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرتے رہیں گے۔" صاحبِ روئے القیوم نے یہ حدیث نقل فرمائی ہے: "کیا حرمین صدق کے شروع میں اللہ تعالیٰ دو جاہل بادشاہوں کے درمیان ایک ایسا شخص بھیجے گا جو ہر دو نام ہوگا۔ نورِ عظیم الشان ہوگا۔ ہر مرد انسان اس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے۔" (تولید کمال الدین احمد بن احسان: روئے القیوم، دکن اول، مطبوعہ لاہور، ص ۳۰، ۳۱) بحوالہ جامع انداز۔ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "میری امت میں ایک شخص ہوگا، جس کو "صلہ" (مانے والا) کہا جائے گا، اس کی شفاعت سے اتنے اتنے لوگ جنت

میں داخل ہوں گے۔" (جلال الدین سیوطی: جمع الجوامع، نکوانہ جواہر مجددیہ ص ۱۵)۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ووداد امتی ہیں، جنہوں نے تجدیدِ نبوت کرتے ہوئے اپنے آپ کو "جَلْدُ بَيْنِ الْحَمُولِينَ" قرار دیا ہے۔ واقعی آپ نے اربابِ شریعت و طریقت کو مل کر ایک کر دیا۔ واقعی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ تمام مجددین و مستمعین کرام میں مصلح و مجدد ہزارہ دوم کے منصب پر فائز ہیں۔ اور ہر شخص اُن کی اس حیثیت کو تسلیم کرتا ہے۔

اسلام پاک کے عقائد و نظریات کا مرکز و محور مسلک اہل سنت و جماعت ہے۔ اور اہل سنت ہی فرقہء مجیدہ اسلام کا مرکز اور رول ہے۔ اور اہل سنت میں بھی خلیفۃ المسیح دینی اور مادی ہونا اسلام کا عین قہب ہے۔ اس حقیقت کا ادراک کو مسلم اگرچہ مستشرق پر و فیسر ڈاکٹر محمد ہارون نے خوب کیا، کہ جب انہوں نے دیکھا کہ سادے جہاں کے دشمنی اسلام اہل سنت و جماعت عوام اور حکومتوں کے دشمن ہیں اور باقی اسلام کے سادے و عوامیادوں کے خاہر یا باطن میں غمغین و اندکڑا رہے ہیں۔ اس لیے سچا اسلام وہی ہے جو علمائے اہل سنت و جماعت پیش کر رہے ہیں۔ (صراطِ مستقیم، از استاذی پروفیسر ڈاکٹر مولانا محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ ص ۵۳ بر حاشیہ)

چونکہ آپ کی امت گرامی دوسرے ہزار سال میں اسلام کی عین کا مرکز ہے۔ اس حیثیت سے آپ نے مسلک اہل سنت و جماعت کی حفاظت و بہتر تشریح و توضیح کی۔ مسلک اہل سنت کو اس طرح سے پاک و صاف کیا جیسے سراف سولے کو گلی میں ڈال کر تپا کر پاک و صاف کر دیتا ہے۔ آپ نے کتاب اللہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلک اہل سنت کو ہی وہ کسوٹی قرار دیا، جس پر ہر عقیدے کو آزما دیا جائے۔ کیوں کہ اس کے بغیر کھرے کھولے کو بچے نہیں چھو سکتا ہے۔ آپ نے بعد میں آنے والوں کے لیے "منزلِ مقصود" تک جو کرا اسلام کا مطہر و نضر ہے پہنچنے کے لیے صاف سیدھی صراطِ مستقیم کی طرف روٹھائی فرمائی۔

استدازات سے جو کمرہ ہات عقائد اہل سنت میں داتا ہے انہیں لگا۔

**شیخ فرید بخاری** علیہ الرحمہ اپنے ایک مکتوب گرامی میں فرماتے ہیں کہ:  
 "شرع شریف کے مختلف حضرات پر سب سے پہلے ضروری ہے کہ کھائے اہل سنت و جماعت  
 اللہ تعالیٰ سے ان کے آراء کے مطابق اپنے عقائد کو درست کریں۔ کیوں کہ امت کی  
 کلمات ان ہی بزرگواروں کی ہے خطا آراء اور اقوال کی پابندی پر موقوف ہے۔ اور فرقہ  
 بندی بھی یہی لوگ اور ان کے پیروں میں۔ اور یہی لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طریق پر قائم  
 ہیں۔ اور ان علوم میں جو کتاب و سنت سے حاصل ہوئے ہیں وہی معتبر ہیں جو ان  
 بزرگواروں سے کتاب و سنت سے اخذ کیے اور کئے ہیں۔ کیوں کہ ہر بدعتی اور مکرر عالمی اپنے  
 فاسد عقائد کو اپنے طویل فاسد میں کتاب و سنت ہی سے اخذ کرتا ہے۔ لہذا ان کے اخذ کردہ  
 دعائی میں سے ہر دعائی پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔" (مجموعہ فرید مکتوب ۱۹۳ء دفتر اول)  
 کلمات امام باقی علیہ الرحمہ

**حضرت مجدد الف ثانی** علیہ الرحمہ کا دور (۱۵۶۳ء تا ۱۶۲۴ء) اہل

سنت کے لیے ایک نہایت پر آشوب دور تھا۔ ہر طرف سے اسلام پاک یا ان کے اس فرقہ  
 تاجیہ اہل سنت و جماعت جو اسلام کا مرکز و محور ہے، کے مسلک پر تند و تیز حملے اور ہے تھے۔  
 نگار اور گم راہ فرقوں کی پوری کوشش تھی کہ کسی نہ کسی طرح اہل سنت و جماعت کی شیرازہ  
 بندی کو توڑا جائے۔ اس لیے مسلک اہل سنت و جماعت پر ہر طرف سے شدید حملے اور ہے  
 تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی کی ذات گرامی ہی وہ واحد ہستی تھی کہ جن کو قبول اسلام و اقبال

رع اللہ نے بروقت کیا جس کو خیر دار!!

آپ کو ان حضرات کی نیکی کا شدید ہیرا گ بھی تھا اور آپ کی ذات گرامی ہی

امت مسلمہ کی وہ واحد سربراہ اور ہستی تھی جو ان حضرات عظیم کا کما حقہ مقابلہ کر سکتی تھی۔  
 آپ کا سرمایہ کارک ہی وہ موزوں ترین سر تھا کہ جس پر "مجدد الف ثانی" کا تاج توڑیں جاو  
 جاسکتا تھا۔

**قارئین کرام!** ایشین فرمائیں، اگر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا دور  
 متعلقین، گم راہ فرقوں، بالخصوص گم راہ مکتبائیں، و ہر یوں اور شیعوں کے تحت ترین معنوں  
 سے مسلک اہل سنت و جماعت کا دفاع نہ کرتے، اور خاتمہ چاہر ہاوشاہوں جو اپنی خدائی کا  
 فرمان و امر کی طرح دم بھرتے تھے۔ اور اپنے آپ کو محمد سے کرائے تھے۔ ان کی خدائی  
 اور غور کا بھانڈا نہ پھوڑتے، تو کھائے تھی بڑی غرابی وین و مسلک میں پیدا ہو جاتی۔ آپ  
 نے ہر پرچہ پر مسلک اہل سنت و جماعت کا دفاع کیا۔ شیعیت کی لہر ہو یا الحاد کبریٰ کی افسق  
 ہوئی آندگی، آپ نے ہر لہر کے پیڑے سے اور ہر طوفان کا ترغ موز دیا، کہ جس کے  
 جہو کے مسلک اہل سنت کے چراغ کو بجھانے کے واسطے تھے۔ مولانا شاہ ولی اللہ محدث  
 دہلوی علیہ الرحمہ نے آپ کے اصحاب کو شکر گزاری سے گنوانے کے بعد آخر میں یہاں  
 تک فرمادیا:

"ان کی جانب شان یہاں تک پہنچی کہ ان کے متعلق بے خوف و

خطر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان سے محبت رکھنے والا طامن بھی ہے اور ان

سے عداوت رکھنے والا کافر و فتنی ہے" (فتح مودت و دلاوی غنائس الامامات

فی کتب اہل اہل سنت و جماعت، مکہ مکرمہ ۱۳۰۰ھ، ۳۰، بحوالہ مجدد بزرگوار دوم الف

پروفیسر ڈاکٹر حفیظ محمد مسعود علیہ الرحمہ)

کیوں کہ آپ کی ذات گرامی، مسلک اہل سنت و جماعت کا عین اور مرکز ہے۔

لہذا مسلک و یو بند کے مولوی رشید احمد گنگوہی (م ۱۳۲۲ھ تا ۱۹۰۵ء)، مسلک اہل حدیث



کے نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۸ھ/ ۱۸۹۰ء)۔ مسلک بریلوی کے قائد مولانا محمد رضا خان بریلوی (م ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۱ء) آپ کے خلیفہ مفتی غلام محمد بن مدنی (م ۱۳۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء) اور جدید دانشوروں کی محبوب شخصیت علامہ ذاکر محمد اقبال (م ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء) و غرض سب ہی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی تعریف میں ربیع انسان نظر آتے ہیں۔

(صراط مستقیم ص ۵۵) راستاؤں کی راہ کو کفر محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے (م ۱۳۰۸ھ/ ۱۸۹۰ء)۔

یہاں آپ کے ارشادات عالیہ کو غور و خوض کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ جو مسلک اہل سنت و جماعت کی اساس ہیں۔

### آپ کی ارشادات عالیہ

○ اہل بیت ہاری تعالیٰ کے بارے میں آپ کا تصور ہے: "اللہ تعالیٰ اپنی ذات مقدسہ کے ساتھ موجود ہے، اور تمام مہاشیاء اس تعالیٰ کی ایجاد سے موجود ہیں۔" (صراط مستقیم ص ۸)

○ توحید سے مراد یہ ہے کہ قلب کو اسوائے حق تعالیٰ کی توحید سے خاص حاصل ہو جائے جب تک دل اسوائے حق (غیر حق) کی گرفتاری میں پھنسا ہوا ہے، اگرچہ بہت ہی تھوڑا ہو تو حید والوں سے نہیں ہے۔" (مکالمہ صراط مستقیم ۸)

○ نفس و محبوب کو اللہ تعالیٰ سے نسبت دینے کے خلاف ہیں۔ اور کائنات کی باقی حق سبحانہ و تعالیٰ کی جناب اقدس میں مستلوب ہیں۔ اور حق تعالیٰ جو اہل اجسام اور اعراض کی وجہات و اوزم سے پاک اور مستزاد ہے۔ نیز زمان و مکان اور ہیئت کی بھی حضرت حق تعالیٰ کی شان میں گنجائش نہیں ہے۔ کیوں کہ سب چیزیں اسی کی مخلوق ہیں۔" (۳)

○ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی معراج کے قائل ہیں اور اس کے بھی قائل ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاری تعالیٰ کا وہیہ اور فرمایا:

"عجب معراج میں آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رویت (ہاری تعالیٰ) ہو گیا میں واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ آخرت میں واقع ہوئی ہے۔ کیوں کہ آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس رات جب مکان و زمان کے دائرے سے باہر نکلی گئے۔ اور کجی مکان سے نکل گئے تو ازل و ابد کو آن واحد پایا۔ اور ابتداء و انتہا کو ایک نقطہ میں متحد دیکھ دانی بہشت کو جو فرار ہماراں کے بعد بہشت میں جاگئے گئے۔" (۴)

○ نیز فرماتے ہیں: "قرآن مجید خداوند تعالیٰ کا کلام ہے۔" (۵)

○ "طریقت و حقیقت دونوں شریعت کی خادم ہیں۔" (مکالمہ صراط مستقیم ص ۳۰)

○ "طریقت و شریعت ایک دوسرے کا گمان ہیں۔"

○ "طریقہ تشدد میں شریعت کی حاجت لازم ہے۔" (مکالمہ صراط مستقیم ص ۲۱۳)

○ آپ علیہ الرحمہ نے جہاگیر کو مجددہ کرنے سے انکار کیا اور قہد و بندگی مصیبتیں برداشت کیں آپ فرماتے ہیں کہ: "حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام حق جل و علا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ فرمایا ہے کہ: خُلِقْتُ مِنْ نُورِ النَّبِيِّ (میری پیدائش اللہ کے نور سے ہوئی ہے)۔" (۶)

○ فرماتے ہیں: "جن محرموں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو باشر کیا اور دوسرے انسانوں کی طرح ان کو تصور کیا، تو لازمی طور پر وہ آپ ﷺ کے منکر ہو گئے۔ اور جن سعادت مندوں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو در سالت و رحمت عالمہاں کے عنوان سے چاہا اور باقی تمام لوگوں سے تمنا نہ دیکھا وہ ایمان کی دولت سے محروم ہو گئے اور نجات پا گئے۔" (۷)

○ آپ فرماتے ہیں کہ: "حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تھا۔" (۸)

○ "حکومت مصطفیٰ ﷺ قیامت کو ہی معلوم ہوگی۔ جب تمام انبیاء نے کرام آپ

ملاحظہ فرمائیے کہ یہ تھے ہوں گے" (۹)

آپ نے محبت رسول مقبول ﷺ کے ضمن میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔ "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایماندار نہ ہوگا جب تک اس کو ایمان نہ کیا جائے"۔ (۱۰)

میرا دُشرف کے بارے میں فرماتے ہیں "ابلیس میرا دُشرف میں اگر اچھی توجہ کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کی جائے اور حضور ﷺ کی نعمت دُشرف اور منقبت کے قصیدے پڑھے جائیں تو اس میں کیا حرج ہے؟" (۱۱)

آپ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت بکراہیدار (نیکوں) کی شفاعت کے بھی قائل ہیں (۱۲)

آپ افضلیتِ شیعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے قائل ہیں۔ (۱۳)

ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کے قائل ہیں۔

(دفتر اول مکتوب ۲۲)

آپ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی تاکید کرتے ہیں۔ (۱۴)

حضرات حسین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے محبت کی تاکید میں حدیث شریفہ نقل فرمائی ہے۔ (۱۵)

آپ حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہی کی تہہ پر حدیث شریفہ لائے ہیں۔ (۱۶)

اتہامات المؤمنین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر مخصوص ہم المؤمنین مائیکہ مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان بیان فرمائی ہے (دفتر دوم مکتوب ۳۶) فرماتے ہیں:

"اودھ شخص بہت ہی جاہل ہے جو اہل سنت و جماعت کو اہل بیت کا ٹھپ چیں بھتا

اور اہل بیت سے محبت کرنا شیعوں کا خاصہ جانتا ہے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا شیعیت نہیں بلکہ اصحابِ علیؑ کی شان میں خرا کرنا شیعیت ہے۔ اور صحابہ و کرام سے بیزاری قائل مذمت و ملامت ہے۔ امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "اگر آلِ محمد رضی اللہ عنہم سے محبت نہ کرنا شیعیت ہے۔ تو جن و انس کو وہ رہیں میں شیعہ ہوں" (۱۷)

بلکہ ایک جگہ فرماتے ہیں: "نواقب موت ایمان پر خاتمہ میں اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنے کو بڑا اہل ہے" (۱۸)

آپ ترمذی شریف کی حدیث نقل فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: "جو بکر رضی اللہ عنہ اس امت میں سب سے افضل ہیں، جو کوئی مجھ کو ان دونوں پر تفضیلت دے وہ مغتری ہے۔ اور میں اس کو اسنے کو لڑے لگاؤں گا جتنے مغتری کو لگاتے ہیں" (۱۹)

خطبہ میں خاندانِ راشدین کے ذکر کو اہل سنت کا شعار فرماتے ہیں۔

(دفتر دوم مکتوب ۱۵)

آپ نے مسلک اہل سنت کے دفاع میں رسالہ "ردّ ردائف" بھی لکھی ہے اور اہم تصنیف لکھی۔ جس کی تشریح حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نے فرمائی۔

دشمنانِ صحابہ کو گمراہ قرار دیتے ہیں۔ (دفتر اول مکتوب ۲۵۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عظمت کے قائل ہیں۔ (دفتر دوم مکتوب ۳۲)

تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضور انور ﷺ کی شرفِ مہم کی وجہ سے

امت مسلمہ میں سب سے بڑے خیال فرماتے ہیں۔ (دفتر اول مکتوب ۵۹)

مشترکات صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک نئی پٹی تھی۔



- (دفتر دوم، مکتوب ۳۶)
- اہل بیت عظام کی محبت ۷۰ ایمان ہے۔ (دفتر دوم، مکتوب ۳۶)
- فرقہ بندی صرف اہل سنت و جماعت ہیں۔ (دفتر اول، مکتوب ۸۰)
- اعتقاد قرآنی میں مطہرت کی گنجائش نہیں ہے۔ (دفتر دوم، مکتوب ۷۷)
- آپ کو سنت نبوی سے عشق تھا۔ (دفتر اول، مکتوب ۳۷)
- جس امر میں سنت و بدعت دونوں کا اجتماع ہو تو اس کو ترک کیا جائے۔
- (دفتر اول، مکتوب ۳۱۳)
- محبت و محبت اولیاء کی تاکید کرتے ہیں، فرماتے ہیں: "ان کی محبت کی کیا برکتیں بیان کی جائیں، یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ حق تعالیٰ صراطِ حق کے دوست کسی بھی شخص کو قبول کر لیں۔ چہ جائیکہ اس کو محبت و قربت سے مستار فرمائیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کا ہم نہیں بھی بد نصیب نہیں ہوتا۔ فرض یہ کہ ان کی صحت و فطرت جائیں اور آداب محبت کو مد نظر رکھیں تاکہ تاثیر پیدا ہو" (جدول، مکتوب ۸۷)
- آپ کا ایک حیرت انگیز مشاہدہ یہ تھا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے آپ سے فرمایا کہ "ہم عالم ہمارے میں سے ہیں۔" (دفتر اول، مکتوب ۱۸۸)
- آپ انبیاء و اولیاء کے توسل (وسیلہ) کے قائل ہیں۔ فرماتے ہیں: "آپ علیہ علیہ علی آلہ و آلہ و آلہ السلام کے واسطے کے بغیر کسی کو مطلوب (اللہ تعالیٰ) تک وصول محال ہے۔" (دفتر سوم، مکتوب ۱۲۲)
- اولیائے کرام کے توسل پر بھی آپ کے بہت سے حکام تھے۔
- آپ محافل غریب میں شرکت فرماتے تھے۔ (دفتر اول، مکتوب ۳۳۲)
- مگر سرور و غنا کے قائل نہ تھے۔ (دفتر اول، مکتوب ۳۲۶)

- آپ نے حکم دیا کہ حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کے عزا کی چادر آپ کے کفن کے لیے محفوظ کی جائے۔ (خواجہ محمد ہاشم کاشمی از بدۃ المقامات، ص ۲۸۳)
- آپ ایصالِ ثواب کے قائل تھے۔
- (دفتر اول، مکتوب ۳۲۶، دفتر دوم، مکتوب ۳۶، دفتر سوم، مکتوب ۳۶)
- دو چشم خود نکال دیا فرماتے ہیں کہ ایصالِ ثواب سے مرعوبین مستکمل اور مست ہیں۔ (۱۹)
- آپ جتنا شکوک پر زور دیتے ہیں، اتنا ہی بدعات سے پرہیز کی ہدایت کرتے ہیں۔ (۲۰)
- آپ نے احیاء سنت کی تحریک چلائی۔ (۲۱)
- ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ: "مگر اس وقت جب کہ اسلام ضعیف ہے، بدعتوں کی اہمیتوں کو ہدایت کرنے کی کوئی صورت ہی نہیں" (۲۱)
- آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ، حضرت اعظم انصاری علیہ الرحمہ سے فیض یافتہ تھے۔" (۲۲)
- ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں: "اگر یہ بھی معلوم ہو کہ ولایت کے کمالات فقہ شافعیہ کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں۔ اور نبوت کے کمالات کو فقہ حنفی کے ساتھ مناسبت ہے۔" (۲۳)
- ایک اور جگہ حضرت خواجہ محمد یار علیہ الرحمہ کے اس قول کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "حضرت روح اللہ علیہ السلام کا اجتہاد، حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کے اجتہاد کے متوافق ہوگا" (۲۴)
- امام اعظم کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہے۔ (دفتر اول، مکتوب ۳۳)

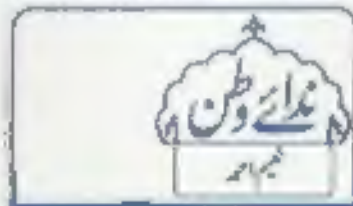


حضرت مجدد الف ثانی ..... دوقومی نظریہ کے بانی

محبت سے معمور دلی سے کمر و خمش یہ پیش آپ کے  
 حرارِ انوار پر صبر ہوئے تھے۔ بعد ازاں اپنے قیمتی  
 آثار و یاقوت پائی کر کے لڑائی "سہارن پور" علاقہ کو  
 صاف کر دیا۔ مگر یہ سب کے لیے حرام ملک پر لگے گناہ  
 تھے۔ میں ایک نیک ملک عراقِ عرب کو، اور حضرت عبداللہ  
 رضی اللہ عنہ کی دولتِ نبوی طرفہ محبت و محرومگی سے متوجہ  
 رہی۔ لیکن افسوس کا یہ حال کہ وہ اپنی مظلوم قوم کو  
 کہ حضرت کے جانے والے اہلِ عراقوں اور حضرت محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفر کا وہ عالم تھا کہ  
 ان کی زبانوں سے نکلنے والی کلمہ "آلِ منصور" کے لڑنے  
 خاص لاکھ کریم ہے۔ یہ سب کے سب میں سوز و گمراہی کی  
 کیفیت ہے۔ اہلِ شیعہ کا اظہارِ انفعال میں نہیں آوے گا۔  
 لیکن یہ سب کے سب ہوا کہ مسلمانوں کا اہلِ بدعات و اہلِ  
 بدعتی رہا ہے۔ یہی افسوس کا یہ حال کہ منصور اور اہلِ بدعت  
 کے دشمن ہمارے کسی قدر فطرتی ہماری ہے۔ رفتہ کا نام  
 ہوا۔ جہاں کہہ سکتے ہیں۔ افسوس کا یہ حال کہ ہم کو کفر  
 و احمق بننے پر مجبور کر دے۔ یہ ساری فسادِ دلی میں  
 خود ہمت و طاقت کا مبارک کا خاتمہ ان میں ہو گا۔"

[illegible]

حضرت شیخ احمد ربیع بن علی شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے  
میں کو کلمہ پڑھا کر کسی کی زندگی کا طاعون بن جائے تو  
اس کے لئے موت کو بھی کھینچ لیا جائے گا۔ یہ حدیث اس وقت  
پر امت مسلمہ کے لئے ایک عظیم خطرہ ہے۔ اگرچہ اس کی  
تجویز کو ایک شخص نے لایا ہے لیکن اس کا وہاں تک ہجوم  
ہو گیا ہے کہ اب اس میں نہ پیمانے کے انداز کے بلکہ  
بے شمار کلمے کی قوی دھمکی ہے۔ یہاں تک کہ بعض  
کلمے لکھ کر ان کے ساتھ کتب میں لٹکائے گئے ہیں۔ ان کی ساری  
جہتیں ڈال کر یہ دھمکیاں دی گئی ہیں کہ اگر وہ اس  
قوی دھمکی کی تکلیف نہ کرے گا تو اس کی زندگی ختم  
ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ اب اس کے لئے ایک حدیث  
سے جو ائمہ نے رد کی ہے اس کی تائید بھی کیا جا  
رہی ہے۔ ان لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اس  
میں سے اس کے لئے کوئی شہرہ کرنا چاہیں کہ اس کے لئے



یہاں تک کہ عظیم کافر جو ان اسلام کے اہل سنت اور  
اہل ایمان کے خلاف کے فتویٰ فرماتے کہ یہ ہم دینی کے  
اور ان کو آپ سے نفرت رکھنے والی مسلمانوں اور اہل ایمان کو اپنی  
اجتناب سے اور خدا پرستی سے روکتے ہیں۔ ان کو  
بھانجے کے کہ تم جہاد سے انکار کر رہے ہو۔ انھیں  
پاکستان حضرت جابر کو قبول آپ کی بہت سے امت  
سے جہاد ہندو کے آگے جا رہے ہیں اور انہیں  
میں بھی اسلام کی اصل نوجوان کی وجہ سے ہندو  
کے لیے قہر کی کارخانہ کی حالت کے لیے سخت ہے اور

- (۱۰) مکتوبات امام ربانی علیه الرحمہ: جلد اول، حصہ دوم، مکتوب ۲۷۳  
(۱۱) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم، مکتوب ۷۲  
(۱۲) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول، حصہ دوم، مکتوب ۷۳  
(۱۳) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم، مکتوب ۲۵۱  
(۱۴) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم، مکتوب ۳۶  
(۱۵) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم، مکتوب ۳۶  
(۱۶) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم، مکتوب ۳۶  
(۱۷) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد سوم، مکتوب ۷۱ اور مکتوب ۷۲  
(۱۸) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد سوم، مکتوب ۷۱  
(۱۹) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم، مکتوب ۳۶  
(۲۰) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد سوم، مکتوب ۱۰۵  
(۲۱) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم، مکتوب ۲۳  
(۲۲) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول، مکتوب ۲۸۹  
(۲۳) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول، مکتوب ۲۸۲  
(۲۴) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم، مکتوب ۵۵  
(۲۵) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم، مکتوب ۵۵  
(۲۶) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم، مکتوب ۵۵  
(۲۷) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم، مکتوب ۵۵  
(۲۸) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول، مکتوب ۴۳

